

مفتی بلال الدین ابراہیمی، انڈیا

اسلام اور امن عالم اقوام متحدہ سے چند سوالات

میں اقوام عالم کو اسلام کا پیغام سنانے سے پہلے انسانی حقوق کی علم بردار تنظیم U.N.O اور اس جیسی دیگر تنظیمیں، جو خود کو انسانی حقوق کا محافظ، قیام امن کا مسیحا گردانتی اور باور کراتی ہیں، ان سے چند سوالات کرنا چاہوں گا۔

- (۱) کیا واقعتاً آپ دنیا میں امن چاہتے ہیں؟
- (۲) کیا واقعتاً آپ کو انسانی حقوق کے تحفظ کا پاس و لحاظ ہے؟
- (۳) کیا آپ کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قیمت ہے؟ یا پھر صرف ایک خاص قوم کو آپ انسان سمجھتے ہیں اور دوسری ایک خاص قوم کی آپ کے نزدیک جانوروں کے برابر بھی اہمیت نہیں، کیونکہ جانوروں کے قتل پر تو بہت شور و غوغا ہوتا ہے، لیکن اس خاص مذہب کے انسانوں کے بے دریغ قتل و غارت سے آپ کے کان پر جوں تک نہیں ریگتی، آپ کی زبان حرکت کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتی، آپ کی آنکھ کو یہ نظارہ بڑا خوشنما معلوم ہوتا ہے، جسے دیکھ کر آپ کا دل پھولے نہیں ساتا۔

- (۴) کیا آپ تمام مذاہب والوں کو اس دنیا میں امن و سکون کے ساتھ رہنے کا اہل سمجھتے ہیں؟
- (۵) کیا آپ کو آپس ہمدردی و اخوت و بھائی چارگی پسند ہے؟
- (۶) کیا آپ ایسا نظام چاہتے ہیں جس میں ہر ایک کی جان و مال کی حفاظت ہو، بہو بیٹیوں کی عزت محفوظ رہے؟

- (۷) کیا عورتوں کی آپ کے یہاں کوئی عزت ہے، یا آپ عورتوں کی عزت اس میں سمجھتے ہیں، کہ سڑک چلتے جانوروں کی طرح کوئی بھی کسی سے اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل کر سکتا ہے؟
- (۸) کیا آپ کے نظام میں بچوں کو ماں کی متا کی ضرورت نہیں؟

- (۹) کیا بوڑھے ایک

(۱۰) کیا مال کی اہمیت انسان سے بڑھ کر ہے؟

اور اس طرح کے کئی ایک سوالات ہیں، جو کئے جاسکتے ہیں، لیکن میں بس انہی پر اکتفاء کرتے ہوئے ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کے یہاں مذکورہ سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو پھر بتائیں! اس کیلئے آپ کے پاس کونسا منظم اور دائمی قانون ہے؟ اور اگر ہے تو کیا اس قانون پر عدل و انصاف کیساتھ عمل درآمد ہے یا ان قوانین کے پس پردہ آپ کے یہاں کوئی ایسی بڑی پلاننگ اور منظم سازش ہے، جسے آپ انجام دے رہے ہیں اور عدل و انصاف، حقوق انسانیت، انسانی خدمات کرنے والی، آپ کی تیار کردہ تنظیمیں N.G.O این جی اوز وغیرہ صرف ایک دکھاوا ہیں، جو ایک قوم کے حق میں بڑی مستعدی دکھاتی ہیں اور دوسرے کو صاف دلاسا دلاتی ہیں۔

اصل مرض کیا ہے؟

دراصل آج پورا عالم خاص کر مشرق وسطیٰ اور اب کافی حد تک اس امن اور بھائی چارگی کا گہوارہ کہلانے والا ہمارا ملک ”ملک ہندوستان“ بھی بد امنی، بے اعتدالی، عدم انصاف، عدم تحفظ کا شکار ہو چکا ہے۔ مشرق وسطیٰ کا حال تو ناقابل بیان ہے، ایسا لگتا ہی نہیں کہ وہاں رہنے والے لوگ U.N.O کے یہاں انسانی فہرست میں داخل ہیں، اگر ہیں تو وہاں کی حالت اس قدر ابتر کیوں ہے؟ وہاں قیام امن کیلئے یا تو یہ تنظیمیں کچھ نہیں کر رہی ہیں، یا ان کے بس کی بات نہیں، بس بات یہی ہے جب یہ تنظیمیں دنیا کا نظام چلا نہیں سکتیں، ان کے بس کی بات نہیں، تو پھر اس پر حق جما کر بیٹھ جانا یہ انسانیت کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانا ہے، جیسا کہ آج سارا عالم اس کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

عدل و انصاف کے بغیر حکمرانی ناممکن

اور اس تباہی، ابتری، قتل و غارت، خون ریزی کا اصل سبب یہی ہے کہ حکومت چلانے اور نظام سنبھالنے میں عدل سے کام نہیں لیا جا رہا ہے، سارے عالم میں بسنے والے انسانوں کو خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، انہیں ایک نگاہ سے نہیں دیکھا جا رہا ہے، قوانین سب کے ساتھ یکساں نہیں برتے جا رہے ہیں، ایک تو قوانین ہی میں جھول ہے اور مزید برآں وہ بھی نا انصافیوں، ظلم، اور رشوت کے سائے تلے پروان چڑھ رہی ہے، دریں صورت بد امنی نہیں پھیلے گی تو اور کیا ہوگا؟ دہشت گردی جنم نہیں لے گی تو اور کیا ہوگا؟

بد امنی اور دہشت گردی کا ذمے دار کون؟

ظاہری بات ہے کہ قانون کا عمل میں نہیں لائیں گے

اور قانون کے زور پر جبر و ستم ڈھائیں گے، گندی سیاست سے کام لیں گے، انسانیت کو مذہب پرستی کے بھیٹ چڑھادیں گے، تعصب اور تنگ دلی سے کام لیں گے، تو لامحالہ بدامنی اور دشمنگردی کی فضاء قائم ہوگی۔

کیا آپ امن چاہتے ہیں؟

اگر آپ نظام امن چاہتے ہیں اور اس قدر انسانی جان و مال کی پامالی دیکھ کر اگر آپ کے اندر کہیں سوئی ہوئی انسانیت جاگتی ہے تو خدا را! تعصب کی پٹی کو اپنی آنکھوں سے ہٹا کر، اسلام دشمنی میں پروان چڑھی فکر کو انسانیت کے ناطے، انسانی جذبے کے تحت بدل کر، نظام اسلام کی طرف رجوع کریں، یہی وہ نظام ہے، جو اس آگ و خون میں جو جہتی دنیا کو امن کا گہوارا بنا سکتا ہے، تعلیمات اسلام ہی انسانوں کے اندر شیطان کی محنت سے پنپ رہی حیوانیت کو انسانیت میں بدل سکتا ہے، اسلام ہی مفاد پرستی، خود بینی، خود ستائی کے دلدل سے نکال کر ہمدردی، نغمساری، رحم دلی، ایثار و قربانی، کے جذبے کو پروان چڑھا سکتا ہے، اسلام ہی کرپشن رشوت، گھوٹالے، جیسے ناسور کو ختم کر کے، ملک کو ترقی کے بامِ عروج پر پہنچا سکتا ہے۔ اس لئے کہ اسلام کے نظام تقویٰ ہے جذبہ ایثار ہے، تعلیم تواضع ہے اور اپنے رب کے حضور باز پرسی کا خوف ہے۔

خالق کائنات ہی کائنات کے نظام کو چلا سکتے ہیں

دراصل بات یہ ہے کہ اس عالم کو بنانے والا، ہم انسانوں کو پیدا کرنے والا، اس نظام عالم کو چلانے والا اللہ ہی ہے، اللہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اس نے دنیا بنا کر مخلوقات کو پیدا فرما کر، انسان کو اس دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے، اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الدُّنْیَا خَلِیْفَۃً اور اُسے ہر دور کے اعتبار سے مکمل نظام قانون عطا کیا، اپنے پیغمبروں اور رسولوں کو بھیج کر ان قوانین کی عملی صورت بتائی اور سبکی انسانیت نے ہر دور میں انسانی قوانین و نظام سے تہ و بالا ہو کر ان رسولوں اور پیغمبروں کی تعلیم کو اپنا کر، چین و سکون کا سانس لیا اور پھر انسانیت نے انسانوں کو دیکھا، بس یہی حال اس وقت تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت لیکر، رحمۃ للعالمین بن کر اس ظلم و بربریت سے بھری دنیا میں نبوت کا چراغ جلانے نمودار ہوئے اور ظلم و کفر کی تاریکی کو نور ایمانی سے چھانٹ کر، اس دنیا کو منور کر دیا، ہر سوا من و امان کی فضاء قائم ہو گئی، آپ کے ماننے والوں میں اس قدر انسانیت اور رحمہ لیں گھر کر گئی کہ وہ خود پر دوسروں کو ترجیح دینے لگے، خود کو تکلیف میں ڈالنا گوارا سمجھا، لیکن اپنی ذات سے انسان سے تو کیا کسی جانور کو بھی کوئی تکلیف پہنچے، انہیں منظور نہ تھا، انہوں نے اپنی پراپرٹی تو نہیں بنائی لیکن دنیا کو عظیم عمارتیں، مسافروں کو سرائے خانے، بیواؤں اور یتیموں کے سرچھپانے کیلئے مکانات کا انتظام کیا، مسافروں کو سرائے خانے، یتیموں کو مالک کر دیا، سرکاری

خزانہ ہمیشہ بھرا ہوتا اور بیت المال کے ذریعے عوام و رعایا کی پوری مدد کی جاتی، آج کی طرح نہیں کہ لوگوں سے ٹیکس لے لیکر حکمرانوں نے Swed bank میں اپنے نسلوں تک کا مکمل عیش و عشرت کیساتھ انتظام کر رکھا ہے، غریبوں اور کسانوں کے خون چوس کر، وہ عیش و عشرت اور موجِ مستی کے سامان تیار کر رہے ہیں، اس طرح کے حکمران سے نظامِ عالم نہیں چلنے والا، اس سستی دنیا کو اسلامی نظام کی ضرورت ہے۔

مذہبِ اسلام اور پیغمبرِ اسلام ہی عالمی مذہب اور عالمی پیغمبر ہیں

اسلام ہی عالمی اور آفاقی مذہب ہے، تعلیماتِ اسلام ہر فرد بشر کیلئے ہے، اسلام ہر طبقے، ہر برادری، ہر علاقے کیلئے ہے، اسلامی تہذیب میں بلا اختلافِ رنگ و نسل، بلا تفریقِ عرب و عجم ہر ایک کیلئے گنجائش ہے، اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے مخاطب تمام انسان ہیں اور یہ سارے عالم کیلئے دینِ رحمت ہے قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کے جو نام بیان کئے گئے ہیں ان میں بھی یہ بات جلوہ گر نظر آتی ہے، چنانچہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حق تعالیٰ کے تین ناموں پر مشتمل ہے، پہلا نام اللہ ہے جس کا معنی ہے، ذاتِ واجب الوجود یا تمام انسانوں کا معبود حقیقی، دوسرا نام الرَّحْمٰن ہے، یعنی وہ ذات جو سب پر مہربان ہے، عربی قاعدے سے رَحْمٰن کے معنی ہیں وہ ذات جس کی رحمت بہت وسیع (Extensive) ہو، یعنی اس رحمت کا فائدہ سب کو پہنچتا ہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت دنیا میں سب کو پہنچتی ہے، جس سے مومن، کافر سب فیض یاب ہو کر رزق پاتے ہیں اور دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (توضیح القرآن، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی ص: ۲۱۸)

تیسرا نام الرَّحِیْم ہے اس کے معنی ہیں وہ ذات جس کی رحمت بہت زیادہ ہو یعنی جس پر ہو مکمل طور پر ہو، پھر سورۃ فاتحہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے چند نام اور صفات مذکور ہیں ان میں اللہ کے بعد رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ہے، جس کی معنی ہیں تمام جہانوں کا پروردگار، انسانوں کا جہان ہو یا جانوروں کا، جمادات کا جہان ہو یا نباتات کا، آسمانوں کا جہان ہو یا ستاروں، سیاروں اور فرشتوں کا سب کی تخلیق اور پرورش اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ (ایضاً)

سورۃ الاعراف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَرَحْمَتِیْ وَبِعَتْ كُلُّ شَیْءٍ (الاعراف: ۱۵۶) یعنی دنیا میں میری رحمت ہر مومن و کافر، نیک اور بد، سب پر چھائی ہوئی ہے جسکے نتیجے میں انہیں رزق اور صحت و عافیت کی نعمتیں ملتی رہتی ہیں (توضیح القرآن)۔

اسی طرح قرآنِ کریم نے خاتم الانبیاء والرسل حضرت محمدؐ کو، سب جہانوں کیلئے رحمت قرار دیا ہے، ارشادِ باری ہے:

”اور اے پیغمبر! ہم نے تمہیں سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے“

سورہ احزاب میں فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ۲۱)

”حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے“

یعنی صرف رسول اکرمؐ کی ذات ہی عقائد و افکار، عبادات، معاملات، اخلاق، معاشرت، سیاست، معاشیات میں اسوہ اور نمونہ ہے، خود سرکار دو عالم کا ارشاد گرامی ہے: انما انار حمة مہدۃ (جامع الصغیر رقم: ۲۵۸۳) میں سراپا رحمت ہوں، اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔

اسلام میں انسانیت کا احترام

اسلام نے انسان کو تمام مخلوقات پر فوقیت دی، اسے اشرف قرار دیا، اس کے احترام کی تعلیم دی ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَهُمْ فِي الْوَبْرِ وَالْبَحْرِ وَرَفَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا (بنی اسرائیل: ۷۰)

”ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی ہے اور خشکی اور دریا میں ان کو سوار کیا، اور روزی دی، ان

کو پاکیزہ چیزوں سے اور ہم نے ان کو بہت سی مخلوق پر فوقیت دی۔“

اسلام میں انسان کا وہ مقام ہے کہ قرآن اعلان کرتا ہے کہ دنیا کی تمام نعمتیں انسانوں کیلئے ہیں۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَى (البقرة: ۲۹)

”اللہ تعالیٰ نے تمہارے نفع کیلئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں۔“

اسلام میں انسانیت کو وہ درجہ حاصل ہے کہ مرنے کے بعد بھی مردے کے ساتھ مکمل احترام کا حکم ہے، بایں طور کہ اسے نہلا دھلا کر، خوشبو سے معطر کر کے، صاف ستھرے کپڑے میں، سپرد خاک کیا جائے، اور پس مرگ اس کی برائی بیان نہ کی جائے۔

اسلام سے پہلے جنگ کے میدان میں دشمن کے لشکر کے ساتھ کیسا براسلوک کیا جاتا تھا، ان کے ناک کان کاٹ دیے جاتے، ان کی کھوپڑیوں میں شراب پی جاتی، لیکن اسلام میں سختی سے اس کی ممانعت وارد ہوئی، مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مردہ

کی ہڈی توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے۔ (جاری ہے)